چند پاکیزہ اخلاق اور اچھی خصلتیں جو اللہ جَلَّ جَلَالُهُ

اور رسول اللہ ﷺ کو بے انتہا محبوب ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَيَّأَ لِعِبادِهِ أَسْبابَ الْمَحبَّةِ، ورَغَّبهُمْ فِي الْأَخْلَاقِ الْحَمِيدَةِ، وَأَثَابهُمْ عَلَيْهَا دُخولَ الْجَنَّةِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ:(**فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ**)[1]. **رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو!** اسلام میں پاکیزہ اخلاق کی بہت زیادہ فضیلت ہے نبی رحمۃٌ لِلْعٰلَمِین ﷺ کی بعثت کا ایک اہم مقصد حسنِ اخلاق کی تکمیل ہے پاکیزہ اخلاق اور اچھی خصلتوں کی بدولت بندے کو اللہ جَلَّ جَلَالُهُ اور رسولِ اکرم ﷺ کی رحمت و محبت نصیب ہوتی ہے چنانچہ نبی رحمت ﷺ نے اپنے ایک صحابی کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: **«إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ»**[2]. تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول کو بہت زیادہ پسند ہیں، ایک بُردباری یعنی غصہ سے مغلوب نہ

---

(١) آل عمران: ٧٦.
(٢) مسلم : ٢٥. وأحمد: ٢٨٤٢٩، واللفظ له.

ہونا اور دوسرے مَتانَت ، یعنی سوچ سمجھ کر کام کرنا اور جلد بازی نہ کرنا، غور فرمائیے اس حدیث پاک میں رحمت عالم ﷺ نے اپنے صحابی کی اس لئے تعریف فرمائی کیونکہ وہ پاکیزہ اخلاق سے متّصف تھے اور ان کے اندر دو عظیم اور امتیازی خصلتیں پائی جاتی تھیں ان میں سے ایک حِلم اور بُردباری کی خصلت تھی، اس صفت کی عظمت وفضیلت کیلئے یہی بات کافی ہے کہ یہ اللہ جَلّ جلالہٗ کی پاکیزہ صفات میں شامل ہے چنانچہ خدائے عزّوجلّ کا فرمان عالیشان ہے: (وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ)[1]. اور یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ بہت مغفرت کرنے والا بڑا بُردبار ہے، حضرات انبیائے کرام علیہم السلام میں بھی حِلم اور بُردباری کی صفت بدرجۂ اتم موجود تھی اللہ جَلّ جلالہٗ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف میں ارشاد فرمایا: (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ)[2] حقیقت یہ ہے کہ ابراہیم بہت بُردبار، بڑے رقیق القلب (اور) ہر وقت (اللہ کی طرف) رجوع ہونے والے تھے خود ہمارے آقا سید الکونین ﷺ اخلاق حسنہ کے عظیم مرتبے اور حِلم وکرم کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے آپ ﷺ نے لوگوں کو بھی عمدہ اخلاق کی تاکید فرمائی اور خود بھی سب کے ساتھ حِلم وبُردباری اور اخلاق کریمانہ کا مظاہرہ فرمایا، اس سلسلے میں آپ ﷺ کی ذات بابرکات دنیا کیلئے ایک اسوہ اور نمونہ ہے آپ ﷺ کا حِلم

(١) البقرة: ٢٣٥.
(٢) هود: ٧٥.

ہر حال اور ہر مُعاملے میں آپ کے غضب پر غالب ہوتا تھا کسی کی نادانی اور جِہالت پر رحمتِ عالم ﷺ قطعًا غضبناک نہیں ہوتے تھے بلکہ اس سے آپ ﷺ کے حِلم میں اضافہ ہوجاتا تھا[1] الحاصل بُردباری تمام اخلاق کی بنیاد ہے جو بندہ اس پاکیزہ صفت سے متّصف ہوتا ہے اس کی خوبیاں اور نیکیاں بڑھ جاتی ہیں اس کے حالات و مُعاملات خوب سے خوب تر ہوجاتے ہیں اور لوگوں کے درمیان اس کی شان بہت بلند ہوجاتی ہے اسی لئے اللہ کے نیک بندے حِلم وبُردباری کی خصلت اپناتے ہیں اور عقل وحکمت والے حضرات اپنے آپ کو اس صفت سے آراستہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایک عربی شاعر نے کیا ہی خوب اچھی دعا کی ہے[2]:

فَيَا رَبِّ هَبْ لِي مِنْكَ حِلْمًا فَإِنَّنِي   أَرَى الْحِلْمَ لَمْ يَنْدَمْ عَلَيْهِ حَلِيمُ

اے میرے رب مجھے حِلم وبُردباری کی توفیق عطا فرمادے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ حلیم آدمی اپنی بُردباری پر کبھی نادم اور شرمندہ نہیں ہوتا

اچھے اخلاق اور بُردباری کی خصلت اپنانے والو! رحمتِ عالم ﷺ نے اپنے صحابی کی جس دوسری خصلت کی تعریف فرمائی ہے وہ اَناۃ اور مَتانَت ہے یعنی انجام میں غور وفکر کرکے اطمینان سے کام کرنا اور جلدبازی نہ کرنا ، یہ خصلت

---

(١) صحيح ابن حبان (١/٥٢٤).
(٢) ديوان أبي العتاهية (ص ١٣١) ونسب كذلك لعبد الله بن المبارك في ديوانه (ص ٢٤).

عقل کی پختگی اور دل کی مضبوطی کی علامت ہے دنیا کے تمام معاملات میں یہ خصلت مطلوب ہے اور خیر و خوبی کا ذریعہ ہے سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کا فرمان ہے: «التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ، إِلَّا فِي أَمْرِ الْآخِرَةِ». مَتانت اور سوچ سمجھ کر قدم بڑھانا ہر معاملے میں بہتر ہے سوائے آخرت کے معاملے کے، یعنی جو اعمال و افعال آخرت کی کامیابی اور اللہ کی رضا سے متعلق ہیں چونکہ ان کا خیر اور نیکی ہونا متعین ہے لہذا ان میں مَتانَت اور غور و فکر کی ضرورت ہی نہیں ہے ان میں تو سبقت و سرعت اور جلدی پسند ہے، کیا ہی خوب ہو کہ ہم اپنے کو اخلاق حسنہ سے آراستہ کرلیں اور اپنے بال بچوں، اپنے پڑوسیوں اور اپنے دوستوں کے ساتھ حِلم اور مَتانت سے پیش آئیں اور زندگی کے تمام معاملات میں ان دونوں خصلتوں کو اپنالیں اس طرح ہم اللہ اور رسولُ اللہ کی محبت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے اور دین و دنیا کی بھلائی اور ترقی سے سرفراز ہوجائیں گے، یا اللہ! ہم کو علم کی دولت سے مالامال فرمادے حِلم کی خصلت سے آراستہ کردے تقویٰ کے ذریعے ہم کو مکرم و معزز بنادے اور عافیت کے ذریعے ہمیں مزین فرمادے آمین * * أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ.

برادرانِ اسلام ورفیقانِ گرامی قدر! جو خصلتیں اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اور رسولُ اللہ ﷺ کو بے انتہا محبوب ہیں ان میں راست گوئی ،امانت داری اور پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک بھی شامل ہے رسول رحمت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحِبَّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؛ فَلْيَصْدُقِ الْحَدِيثَ، وَلْيُؤَدِّ الْأَمَانَةَ، وَلَا يُؤْذِ جَارَهُ»[1]. جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کریں تو اس کو سچ بولنا چاہیے ،امانت داری اختیار کرنا چاہیے اور اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہونچانی چاہیے بلاشبہ ان پاکیزہ خصلتوں سے آپسی الفت و محبت میں اضافہ ہوتا ہے باہمی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں اور معاشرے میں مضبوطی اور استحکام پیدا ہوتا ہے لہذا ہمیں اپنے آپسی معاملات اور باہمی تعلقات میں ان خصلتوں کو لازماً اختیار کرنا چاہیے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیے نیز اپنے بچوں اور بچیوں کو بھی اس کی ترغیب دینی چاہیے اور اسی طرز پر ان کی

(١) شعب الإيمان: ٩١٠٤.

تربیت کرنی چاہیے آخر میں دعا ہیکہ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن : ہم کو اچھے اخلاق اور پاکیزہ کردار کی توفیق عطا فرما ، اور کرونا و غیرہ سے ہماری حفاظت فرمادے اور امن و عافیت عطا کر دے *** هذَا، وصلُّوا وسلِّموا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَحُبَّ كُلِّ عَمَلٍ يُبَلِّغُنَا حُبَّكَ، وَاهْدِنَا لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَارْزُقْنَا تَمَامَ الصِّحَّةِ وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ خَيْرَهَا وَهَنَاءَهَا، وَانْشُرِ السَّعَادَةَ بَيْنَ أَهْلِهَا، أَنْتَ رَبُّهَا وَوَلِيُّهَا.

اللَّهُمَ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيخ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِد وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخْ زَايِد وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ.

اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، وَاشْفِ الْمُصَابِينَ بِهَذَا الدَّاءِ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ.
اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.
عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.